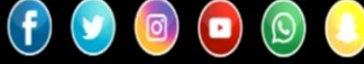


Posted on Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



کتاب نگری اسپیشل

دشمن جان ہے جو

میرا جان ہے

امیر حمزہ



www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

کتاب نگری اسپیشل

## Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

Posted on Kitab Nagri

# دشمن جان ہے جو میری جان ہے

کتاب نگری اسپیشل

امیر حمزہ

قسط:- چوتھی

\* تمہیں بھی ٹوٹنے کا شوق تھا اے دل جو جوڑ گئے جا کر اس سے کہا بھی تھا اسے قدر نہیں

تمہاری \*

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ یونی میں چل رہی تھی اور ناجانے کتنی ہی آندھیاں تھیں جو اسکے ساتھ چل رہی تھیں ہر دیکھتی نظر اسے تیر کی طرح محسوس ہو رہی تھی جیسے ہر نظر اس پہ ہنس رہی ہو کہ دیکھو یہ ہے وہ جس کو محبت کی قدر نہیں جذبات کا پتہ نہیں احساس سے بے خبر لڑکی ہاں یہ وہی ہے جو اسے رلا رہی ہے جو اسے ہنسنا چاہتا ہے اسے تڑپا رہی ہے جو اسکو سکون دینا چاہتا ہے ماہی نے افق کی جانب دیکھا آج پہلی بار اسے جلتا سورج اپنے بہت قریب لگا جسم میں

## Posted on Kitab Nagri

جیسے انگارے جل اٹھے ہوں آنکھ میں موجود آنسوں ماحول کو دھندلا رہا تھا نظر کے تیر اور انجانے ملول میں ڈوبے لہجے بلند ہوتے جا رہے تھے ماہی کو یونی گھومتی ہوئی محسوس ہوئی اسنے اپنے ہاتھ کانوں پہ رکھ لیے پر آوازیں تھیں کہ پھر بھی اسے سنائی دے رہی تھیں اس نے مضبوطی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں وہ یونی گراؤنڈ میں ہی رک گئی تھی چلنے کی ہمت نہیں تھی وہ تھک گئی تھی سعد کی محبت سے بھاگ بھاگ کر کیوں اسے بھی محبت نہیں ہو رہی سعد سے کیوں وہ چاہ نہیں پار ہی کیوں وہ اپنا نہیں پار ہی کیوں ہر بار سعد کے عشقہ جملے اسے بیزار کر دیتے تھے کیوں اسے وہ جملے سعد کے منہ سے اچھے نہیں لگتے تھے "خدا میری مدد کرو"۔۔۔ ماہی نے بے بسی سے خدا کو پکارا وہ کیوں محبت نہیں ڈال رہے کیوں اتنا پتھر دل کر دیا اسکا جو سعد کو سر ٹکرا نے پر مجبور کر رہا ہے یونی کے گراؤنڈ میں کھڑے اسے پیچھے سے ایک دھکا لگا وہ لڑکھڑا کر زمین پہ گر گئی گرانے والا جاچکا تھا ماہی نے زمین کو دیکھا اس نے خدا کو مدد کے لیے پکارا تھا اور وہ زمین پر گر گئی کیا اب اسکی قسمت میں دھول ہونا لکھا ہے پر کس کے قدموں کی دھول بنے گی کاش وہ سعد کے قدم ہوں وقت کیوں نہیں پیار کے نغمے محبت کے رس اسکی رگوں میں گھول رہا وہ زمین پر ہی بیٹھی تھی اپنے حال کو بد حال وہ زمین میں دیکھ رہی تھی کہ پتہ نہیں کہاں سے ردانے اسے آکر ہلایا۔۔۔

www.kitabnagri.com

"ماہی یہاں کیوں بیٹھی ہوئی ہو"۔۔۔؟

"گر گئی ہوں میں ردا"۔۔۔ اس نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا آنکھوں میں موجود وہ نمی اب گال پہ پہنچ گئی تھی اسکا چہرہ نیچے تھا۔۔۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"ہوں۔۔؟؟" کیسے اور پھر بھی تم اتنی ریلکس بیٹھی ہو کس نے گرایا تمہیں۔۔۔۔۔ ردا کہہ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

"میرے دل نے گریا ہے مجھے ردا لوگ برباد ہو کر گرتے ہیں اور میں گر کر برباد ہوں گی۔۔۔ ماہی کالجہ ویسا ہی تھا انجانا

"ہوں کیا بول رہی ہو۔۔۔۔۔ ردا نے نا سمجھی سے ماہی کی طرف دیکھا

"تم رو رہی ہو ماہی۔۔۔؟؟؟" کیا ہوا چوٹ لگی ہے بتاؤ کہا لگی ہے اور تم گری کیسے۔۔۔؟؟؟ ردا نے فکر میں ایک ساتھ ہی سارے سوال پوچھ لیے اس نے ماہی کو پکڑ کہ کھڑا کیا۔۔۔

"ہاں رو رہی ہوں رلا کر آئی ہوں اس لیے، اور چوٹ مجھے نہیں لگی چوٹ تو اسے لگی ہے جس کا دل میں بے رحم بن کے توڑ آئی ہوں جسکا ہاتھ میں چھوڑ آئی ہوں۔۔۔۔۔"

"ماہی کیا کہہ رہی ہو ہوا کیا ہے تم چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔ وہ جھنجھلا کر ماہی کو لے کر حال کمرے میں چلی گئی وہاں کوئی نہیں تھا اسنے ایک کرسی پہ ماہی کو بٹھایا اور دوسری کرسی ماہی کے سامنے رکھ کر وہ خود بیٹھ گئی۔۔۔۔۔"

"اب بتاؤ ہوا کیا ہے کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟" ماہی نے ردا کو دیکھا آنکھوں میں پانی جمع ہو گیا تھا

"ردا سعد مجھ سے محبت کرتا پر میں اسے پسند نہیں کرتی میں نے اسے ہمیشہ اپنا کزن سمجھا ہے بہت اچھا دوست اور کچھ نہیں پر وہ مجھے چاہتا ہے کہتا ہے میں نہ ملی تو مر جائے گا ردا میں نے رات کو اسے سب صاف صاف بتا دیا کہ میں اپنے دل میں چاہ کر بھی اسے لیے کوئی خاص جذبہ پیدا نہیں کر پارہی میرے انکار نے ایک رات میں

## Posted on Kitab Nagri

اسے بیمار کر دیا ردا اسنے میرے سامنے ہاتھ بھی جوڑے پر میں پھر بھی پتھر دل بن کہ اسے انکار کر آئی جب جب سوچتی ہوں اسکی محبت قبول کر لوں میرا دل مجھ سے لڑ پڑتا ہے دل کہتا ہے وہ تمہیں نہیں تمہارے مجھے چاہتا ہے اور میں اسکا کبھی نہیں ہوں گا تو کس منہ سے جا رہی ہو اسکے پاس"۔۔۔۔۔ وہ ہاتھوں میں منہ دے کر گھٹا گھٹا رونے لگی۔۔۔ ردا کرسی سے اٹھی افسوس اسکے چہرے پر در آیا تھا

"ماہی چپ ہو جاؤ کیا ہوا اگر ابھی دل نہیں مان رہا تو بعد میں مان جائے گا محبت دل پر اثر کرتی ہے اب نہیں کر رہی تو بعد میں کرے گی ضرور کرے گی تم چپ ہو جاؤ"۔۔۔ ردا نے اسکے ہاتھوں کو اسکے چہرے سے ہٹایا "ردا بچپن سے ہمارا رشتہ طے ہے اور وہ آج سے نہیں اسکول ٹائم سے یوں ہی مجھے چاہتا ہے کیا اتنا ٹائم کم ہے دل کے لیے کسی کی محبت جاننے اپنانے کے لیے"۔۔۔؟؟؟ ماہی کے سوال نے ردا کو خاموش کر دیا تھا

"ردا مجھے ڈر لگتا ہے اپنے دل سے یہ مجھے برباد کرے گا پتہ نہیں کیا چاہتا ہے بس میں ہو تو نکال کر پھینک دوں اسے پر اسکے بغیر تو مجھے سعد بھی قبول نہیں کرے گا اسے بھی دل چاہیے پر دل کو سعد نہیں چاہیے ردا اسکی حالت دیکھ کر میں اندر تک لرز گئی اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں بدن جل رہا تھا بخار سے پر وہ پھر بھی مجھے یونی چھوڑنے آگیا میں کتنی بے قدری کر رہی ہوں اسکی مجھے خود سے نفرت سی ہونے لگی ہے لاکھوں لوگ مرتے ہیں اس دنیا میں کسی کی موت مجھے کیوں نہیں گلے لگا لیتی"۔۔۔؟؟؟

"پاگلوں والی باتیں مت کرو اور اگر نہیں ہو رہی محبت تو سعد کو بھی سمجھنا چاہیے ایسے زبردستی کسی کے پیچھے وہ کیسے پڑ سکتا"۔۔۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

"نہیں ردا سے کچھ مت کہو وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے اس نے بچپن سے مجھے ہی چاہا ہے وہ اپنی محبت میں پورا رہا ہمیشہ  
کمیاں مجھے میں ہی نکلی ہیں"۔۔۔۔۔ ماہی تڑپ سی گئی

"کوئی بات نہیں ماہی سمجھ جائے گا ایک دن وہ بھی اور دل بھی تم اپنا حلیہ ٹھیک کرو ابھی کلاس اسٹارٹ ہو جائے  
گی یوں دیوانی بن کر مت جانا اٹھو منہ دھو لو ایک بار فریش فیل کرو گی آؤ میرے ساتھ"۔۔۔۔۔ ردا نے بات  
ختم کرنا چاہی اور اسے اٹھا کر لے گئی پر ماہی کو سعد کی فکر پھر بھی تھی پتہ نہیں وہ اب کیسا ہو گا گھر گیا بھی ہو گا یا  
نہیں ردا سے اب دوسری باتوں میں لگا رہی تھی پر اسکا ذہن پھر بھی سعد کو ہی سوچ رہا تھا اور بے چین تھا پر بس  
مطمئن تھا تو دل تھا بے وفا پتھر دل۔۔۔۔۔

\_\_\_\_\_&&&&&&&&&&&&&&&&&&\_\_\_\_\_

وہ گھر میں داخل ہوا تو سامنے ہی اسکی می کھڑی تھیں وہ نظریں چراتا اپنے کمرے کی طرف جانے لگا تھا کہ اسکی  
می نے اسے عقب سے آواز دی۔۔

"کہاں تھے رات کو اتنی دیر سے کیوں آئے تھے اور اب بھی میں پیچھے سے آوازیں دیتی رہی پر چلے گئے"۔۔

"می بس کچھ دوست مل گئے تھے اور آج آفس نہیں جاؤں گا طبیعت کچھ خراب ہے"۔۔۔ وہ کہہ کر جانے لگا پر  
اسکی می آگے بڑھیں

"کیا ہوا"۔۔؟؟ انہوں نے سعد کا چہرہ اپنی جانب کیا "تمہیں تو اتنا تیز بخار ہے اور تم کہہ رہے ہو تھوڑی سی  
طبیعت خراب ہے دماغ خراب ہے تمہارا چلو کمرے میں"۔۔۔ می اسے فکر سے ڈانٹتی اسکے کمرے میں لے گئی

## Posted on Kitab Nagri

"ممی میں ٹھیک ہوں بس تھوڑا سا بخار ہے آپ پلیز مجھے ایسے ٹریٹ مت کریں"۔۔۔ ممی نے اسے کمرے میں لجا کر بیڈ پر بٹھایا اور اسے گھورا۔۔۔

"اپنی زبان بند کر لو ورنہ تم ابھی اتنے بڑے نہیں ہوئے جو میں تمہیں دونالگا سکوں ہوں"۔۔۔۔ وہ ہنسا اسے ہنسانا پڑا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکا وجود ماں کے سامنے بکھرے۔۔۔

"اچھا جی میں چپ ہو گیا مجھے سچ میں ڈر لگتا ہے آپ کی مار سے"۔۔۔۔

"اچھی بات ہے ڈرنا بھی چاہیے میں ابھی ڈاکٹر کو بلاتی ہوں اور تمہارے بابا کو بھی کال کرتی ہوں کہ جلد آجائیں"۔۔۔ وہ پریشانی سے کہہ رہی تھیں۔۔۔

"اوہ نہیں ممی بابا کو کال کیوں کر رہی ہیں میں کوئی دس سال کا بچہ تو ہوں نہیں جو بابا کو میری بیماری بتانی لازمی ہے اور آپ ڈاکٹر کو بھی مت بلائیں میں گھر سے کوئی میڈیسن لے لوں گا آپ کا بیٹا بہت مضبوط ہے"۔۔۔ آخری کے الفاظ بڑی مشکل سے نکلے تھے اسکے منہ سے وہ مضبوط ہوتا تو انکار سے ایک رات میں ہی بیمار نہ ہوتا اسکے سامنے ہاتھ نہ جوڑتا محبت کی بھیک نہ مانگتا۔۔۔۔۔  
www.kitabnagri.com

"کیوں میں ابھی آرہی ہوں تمہارے بابا اور ڈاکٹر کو کال کر کے اور تم یہاں سے ہلنا بھی مت ابھی نکلے تھے آفس کے لیے پتہ ہوتا کہ تمہاری طبیعت خراب ہے تو جانے ہی نہ دیتی"۔۔۔۔ وہ بولتی بولتی کمرے سے نکل گئی تھیں سعد نے سکون کا سانس لیا بہت مشکل ہو رہا تھا اسکے لیے خود کو سنبھالنا آواز بھرانے لگی تھی بولتے

# Posted on Kitab Nagri

بولتے اسکی وہ لیٹ گیا اپنے اوپر کمر بل تان کر اسنے آنکھیں بند کر لیں وہ کچھ وقت خاموش رہنا چاہتا سب سے دور ہونا چاہتا تھا وہ آرام کرنا چاہتا تھا پھر اسنے ابھی ممی سے بات بھی کرنی تھی۔۔۔

&&&&&&&&&&

رات ہونے والی بے عزتی نے پوری رات اسے آگ میں جلائے رکھا "آخری وہ خود کو سمجھتی کیا ہے دو ٹکے کی معمولی مڈل کلاس لڑکی وہ مجھے بے عزت کرے گی اور میں اسے بخش دوں گا کبھی نہیں ہادی نے آج تک کسی لڑکی سے انکار نہیں سنا اور اس طرح کا انکار تو کبھی نہیں وہ مجھ پر تھو کے گی نہیں میں اس پر تھوکوں گا بھی اور اسے برباد بھی کروں گا بس وقت آنے پر ابھی اسے اڑنے دیتا ہوں ہواؤں میں پھر ایسے پرکتروں گا کہ یاد رکھے گی"۔۔۔۔ ہادی نے دل میں سوچا تھا یہ پہلی بار ہوا تھا کہ اسے کسی لڑکی نے یوں سڑک پر بے عزت کیا تھا ورنہ آج تک ہر لڑکی اسکے پیچھے رہی تھی اور جو نہیں آئی اسے ہادی نے خود تک آنے پر مجبور کر دیتا تھا اس نے دیوار پر لگی گھڑی کو دیکھا جس میں گیارہ بج رہے تھے وہ ابھی اٹھا تھا اور اٹھتے ہی اسے گویا یاد آگئی رات کو بھی وہ ایسے ہی اشتعال کی آگ میں مبتلا رہا اس نے سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھایا اور دل آور کا نمبر ملایا اور فون کان سے لگالیا

بیل جا رہی تھی۔۔۔

www.kitabnagri.com

"ہیلو یار چوہدری کہاں ہے تو تجھ سے بہت ضروری کام ہے"۔۔۔ اس نے دل آور کے کال اوکے کرتے ہی کہا

دوسری جانب سے دل آور ہنسا

"خیر تو ہے شہزادے"۔۔؟؟ ہادی بیڈ سے کھڑا ہو گیا۔۔



## Posted on Kitab Nagri

"نہیں چوہدری خیر نہیں ہے مجھے ملنا ہے تجھ سے بتا کب مل رہا ہے"۔۔۔؟؟؟

"آفس ہوں تو آفس ہی آجا یہیں بات کر لیں گے"۔۔۔۔

"چل ٹھیک ہے چوہدری میں وہیں آ رہا ہوں"۔۔۔ ہادی نے کہہ کر کال کاٹ دی اور جا کر بالکونی میں کھڑا ہو گیا۔۔۔

"تمہارے ساتھ میں بہت برا کروں گا تم دیکھتی جاؤ"۔۔۔ اس نے گوہر کو سوچتے خود کلامی کی تھی۔۔۔

\_\_\_\_\_&&&&&&&&&&&\_\_\_\_\_

بڑے سے لان کے درمیان میں بنی سیمنٹ کی چھتری نما چھت جو تین ستونوں پہ کھڑی تھی جس کے اوپر منی پلانٹ کی ٹیل بکھری ہوئی تھی اسکے نیچے دیار کی لکڑی سے بنی بہت باریک اور جالیدار ٹیبل اور کرسیاں رکھیں تھیں ٹیبل کے گرد موٹی رسی کی طرح لکڑی بل کھاتی لگی ہوئی تھی اور درمیان میں باریک جالی تنکوں کی طرح آپس میں ملی لگی ہوئی تھی ایسے ہی کرسیاں بھی بنی ہوئی تھیں جن پہ تیز مہرون رنگ کی گدیاں رکھی تھیں تاکہ بیٹھنے والا آرام و سکون محسوس کرے ٹیبل کی دائیں جانب رکھی کرسی ملازم نے پیچھے ستون کہ ساتھ لگادی پھر وہ بنگلے کے اندر گیا اور دادا کو انکے کمرے سے ویل چیئر پہ بٹھا کہ باہر لان میں لے آیا انکی ویل چیئر کو ٹیبل کے قریب کر کہ اس نے آج کا اخبار ترتیب دے کر ٹیبل کے کنارے پہ رکھ دیا تھا تاکہ دادا با آسانی اٹھا سکیں وہ بالکل معذور نہیں تھے بس کمزوری سے جلدی تھک جاتے تھے اس لیے دل آور کی ہدایات کی وجہ سے ملازم انہیں گھر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ ویل چیئر پہ ہی لے کر جاتے تھے ملازم نے اپنے گلے میں موجود مفلر کو



## Posted on Kitab Nagri

درست کیا اور کچھ فاصلے پہ جا کر کھڑا ہو گیا دادا نے لان میں ایک نظر دڑائی دور تک پھیلے لان میں قدرت کے نظارے اور فن پارے بکھرے پڑے تھے لہلہاتی ہری ہری گھاس شبنم کے قطروں سے نہائی اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی دیکھتے ہی ایک سکون ایک ٹھنڈک آنکھوں میں اترتی تھی لان کی دیواروں کے ساتھ بنی کیاریاں جن میں سرخ، سفید، تیز مہرون، جامنی، اور پیلے گلاب ادھ کھلے اور مکمل کھلے ہوئے دلکش نظارہ پیش کر رہے تھے لان کے چاروں اطراف انچی دیوار بنی ہوئی تھی ایک لوہے کا پھاٹک تھا جو لان میں داخل ہونے کا ذریعہ تھا اس پھاٹک سے بنگلے تک ایک سرخ اینٹوں کی سڑک بنی تھی وہی سڑک بنگلے کے گرد بھی تھی بنگلے میں داخل ہونے سے پہلے چند زینے تھے جو ملائی رنگ ٹائلز سے بنے ہوئے تھے ان زینوں کو عبور کرنے کے بعد دو ستون بنے ہوئے تھے جن کے بعد ایک برآمدہ نما چھت تھی جس پہ فانوس جھول رہا تھا پھر بنگلے کا داخلی دروازہ جو پرانے وقتوں کے فن کا ایک بہترین نمونہ تھا جسے کے بعد راہ داری اور پھر بڑے ہال کی طرح کا لاؤنج بنا ہوا تھا بنگلے کے پیچھے بڑے بڑے گھنی شاخوں والے اونچے درخت اور گھاس لگی ہوئی تھی پر وہاں زیادہ تر ملازموں کا آنا جانا ہوتا تھا انہوں نے کچھ سبزیاں اگر کھی تھیں دادا نے لان میں پھیلی اس ہر روز کی خاموشی کو محسوس کیا اور پھر ایک گہرا سانس لے کہ سامنے رکھا اخبار اٹھا لیا اور عینک درست کر کہ پڑھنے لگے کچھ لمحوں گزرے تھے کہ سعدیہ خاتون بنگلے سے باہر لان میں آگئیں انکے پیچھے ملازمہ تھی کس کے ہاتھ میں ڈش تھی جس میں ایک کیتلی کچھ پرچ اور کپ رکھے تھے اور چھوٹی چینی کی بنی کٹوری میں شکر اور ساتھ اسکے چمچ رکھا تھا دادا نے قدموں کی چاپ محسوس کی تو نظریں اٹھا کہ سامنے دیکھا سامنے سے سعدیہ خاتون کو آتا دیکھ ایک شفیق مسکراہٹ انکے چہرے پہ پھیل گئی انہوں نے اخبار دوبارہ ٹیبل پہ رکھ دیا سعدیہ خاتون کرسیوں کے پاس آگئی تھیں "تم یہ رکھو دو اور اندر دل آور کے کمرے کی صفائی کرو کسی چیز کو ادھر ادھر مت کرنا جو جیسا ہے ویسا ہی

## Posted on Kitab Nagri

رہنے دینا"۔۔۔ وہ کہہ کر کرسی پہ بیٹھ گئیں ملازمہ نے ڈیش ٹیبل پہ رکھی اور واپس چلی گئی دادا سے کچھ فاصلے پہ کھڑا ملازم ابھی بھی ویسے مودب کھڑا تھا "اباجی آپ نے دوائی کھالی"۔۔۔؟؟؟ سعدیہ خاتون نے کپ میں چائے انڈھیلی

"ہاں لے لی بہو"۔۔۔ دادا نے سر ہلایا سعدیہ خاتون نے کپ میں شکر ڈالی اور چچ سے ہلا کہ دادا کی طرف کر دی "میں کچھ سوچ رہی تھی اباجی"۔۔۔ دادا نے چائے کا کپ تھاما "کیا"۔۔۔؟؟ اور مختصر پوچھا سعدیہ خاتون بولنے لگیں پر پھر رکیں "تم اندر جاؤ"۔۔۔ سامنے کھڑے ملازم کو کہا ملازم سر ہلاتا اندر چلا گیا تو سعدیہ خاتون نے بولنا شروع کیا "وہ میں سوچ رہی تھی کہ دل آور کی شادی کر دوں" دوسرے کپ میں چائے انڈھیلی اور چچ سے شکر ملا کہ چچ ڈش میں رکھتے ہوئے کہا دادا نے کچھ چونک کہ سعدیہ خاتون کو دیکھا "یہ بیٹھے بٹھائے دل آور کی شادی کا خیال تمہارے دل میں کہاں سے آگیا"۔۔۔؟؟؟ سعدیہ خاتون نے ہلکا سا مسکرا کہ گردن نفی میں ہلائی "اباجی خیال تو بہت پہلے سے آرہا تھا پر موقع نہیں ملتا تھا آپ سے بات کرنے کا سوچا آج کر ہی لیتی ہوں" دادا نے اثبات میں سر ہلادیا "کوئی لڑکی ہے نظر میں یا دل آور فرمائش لے کر آیا ہے"۔۔۔؟؟ سعدیہ خاتون نے ایک بار پھر نفی میں سر ہلایا "آپ کا پوتا اتنا اچھا کہاں ہے کہ ماں کی پریشانی دور کر دے میں تو اسکے کالج کے دنوں سے اپنی بہو کی آمد کی خبر سننے کے لیے بے تاب ہوں پر کالج سے یونیورسٹی اور پھر یونیورسٹی بھی چھوڑے دو سال ہو گئے پر آج تک کوئی نہیں آئی"۔۔۔۔۔ دادا ہنسے "مجھے خود بڑی امید تھی دل آور سے کہ وہ ہر روز ایک نئی لڑکی لا کر کھڑی کر دے گا کہ دادا کروائیں اس سے میری شادی پر ہمارا بچہ بڑا پیبا ہے"۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"ہونہہ اسے کوٹھوں سے فرصت نہیں ملتی کبھی کبھی ڈرتی ہوں کے دل آور کے لیے لڑکی ملے گی کیسے"۔۔۔؟؟؟ دادا نے حیرت سے سعدیہ خاتون کو دیکھا۔۔

"کیوں نہیں ملے گی لڑکی بھلا میرے پوتے میں کسی چیز کی کمی ہے اچھے خاندان سے ہے اتنا خوبصورت ہے اور اتنی بڑی جائیداد کا مالک ہے پتہ نہیں کتنی ہی لڑکیاں مل جائیں گی"۔۔۔۔

"اباجی کتنی تو مل جائیں گی پر عزت دار خاندان کی کہاں سے ملے گی کون اپنی بیٹی کو ایک غصیل اکھڑ دماغ اور نشئی کو دے گا جو شراب پیئے بغیر سوتا نہیں آج صبح گئی تھی اسکے کمرے میں پوری پانچ سگریٹ بجھی ایش ٹرے میں اور ایک بوتل شراب کی خالی میز پر پڑی تھی"۔۔۔۔۔ سعدیہ خاتون افسوس سے بول رہی تھیں

"بہو وہ نشئی نہیں ہے نشئی وہ ہوتا ہے جو پی کہ ہوش گنوا دے پر دل آور ہوش اڑانے کا ہنر رکھتا ہے گنوانے کا نہیں اور کب وہ لڑکھڑاتا گھر میں آیا ہے۔۔؟ ہمیشہ پورے حواس میں آتا اور جاتا ہے"۔۔۔ دادا کو نشئی والی بات بری لگی تھی وہ اپنے پوتے کے بارے میں کوئی بھی ایسی ویسی بات برداشت نہیں کرتے تھے "مل جائے گی لڑکی تم فکر نہ کرو بہو اور اگر اسکے دل میں کوئی ہے تو میں اس سے پوچھ لوں گا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے انشاء اللہ سب بہتر ہو گا"۔۔۔ دادا کے الفاظ سخت تھے پر لہجہ نرم تھا وہ شاید اپنے غصے کو بڑی مشکل سے قابو میں کیئے ہوئے تھے سعدیہ خاتون خاموش ہو گئیں وہ بات کر کہ پچھتا رہی تھیں دادا نے کپ ٹیبل پہ رکھ دیا اور اخبار اٹھا کہ پڑھنے لگے سعدیہ خاتون کا اب چائے پینے کا بالکل دل نہیں تھا وہ دور درخت پہ بیٹھی چہکتی ہوئی چڑیا کو دیکھنے لگیں۔۔۔

&&&&&&&&&&&

## Posted on Kitab Nagri

وہ کینٹن میں کھڑی لڑکیوں کو مطلوبہ لوازمات دے رہی تھی کالج کی کینٹن میں رش تھا اور وہ تقریباً مشین کی طرح کام کر رہی تھی ہمیشہ کی طرح عنبر اسکی مدد کے لیے اس کے ساتھ کھڑی تھی وہ مدد کے ساتھ ساتھ گوہر کے کان میں کھسر پھسر بھی کر رہی تھی یہ اسکی شروع کی عادت تھی ہر گزرتی لڑکی کو دیکھنا اسکی چال ڈھال کھانے کے طریقے کو دیکھنا بولنے انداز کو دیکھنا اور پھر نئی نئی حرکتیں کر کہ گوہر کے کانوں میں کہنا یا ہلکا ہلکا انکی طرح بولنا گوہر اسکی حرکتیں اور باتیں سن کر ہنس ہنس کہ بے حال ہو جاتی تھی بریک کا وقت ختم ہو گیا تھا لڑکیاں اب کینٹن سے جا رہی تھیں گوہر بھی بکھری کینٹن کو سمیٹنے لگی اور عنبر آج کی کمائی گننے لگی جب اس نے کمائی گن لی اور گوہر نے بچا سامان سمیٹ کہ ایک طرف رکھ دیا تو وہ دونوں آج کی کمائی سے پیسے کالج انتظامیہ کو دینے چلی گئیں وہاں سے واپس آتے عنبر گوہر کو زبردستی گراؤنڈ میں لے گئی۔۔

"عنبر پیریڈ کو دیر ہو جائے گی"۔۔۔ عنبر کو گراؤنڈ میں بیٹھ گئی تھی پر گوہر کھڑی رہی۔۔۔

"اوہ تو کیا ہوا آج کا پیریڈ مس کر دیتے ہیں اور ویسے بھی مطالعہ پاکستان کا پیریڈ ہے"۔۔۔ عنبر نے گوہر کا ہاتھ کھینچا۔۔

"ارے میں گر جاؤں گی"۔۔۔ وہ لڑکھڑاتی سنبھلتے سنبھلتے گرسی گئی عنبر ہنسی "تم گر گئی ہو"۔۔۔

"مجھے ایک بات بتاؤ تم مطالعہ پاکستان کیا تم پر واجب نہیں ہے"۔۔۔؟؟؟ گوہر ٹھیک ہو کر بیٹھی عنبر نے گوہر کو دیکھا اور گردن جھٹکی

## Posted on Kitab Nagri

"واجب ہے پر اسکی لیکچرار کی آواز سنی ہے کیسے ناک میں بولتی ہے سمجھ کم نیند زیادہ آتی ہے بولتی کیسے ہے"۔۔۔ عنبر لیکچرار کی نقل اتارنے لگی تھی

"اف لڑکی کسی کو تو چھوڑ دیا کرو"۔۔۔ گوہر نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"تمہیں چھوڑ تو دیتی ہوں جانی"۔۔۔ عنبر نے آنکھ دبا کر کہا۔۔۔

"مہربانی میڈم کی"۔۔۔ گوہر نے اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے نہیں اس کی ضرورت نہیں تم میری دوست ہو اتنا تو کر ہی سکتی ہوں"۔۔۔ عنبر نے آنکھیں بھیچ کر

شانے اچکائے گوہر نے اسکے سر میں ہلکا سا تھپڑ لگایا "آؤچ ظالم"۔۔۔ عنبر نے سر مسلا

"ہاں تم سے ایک بات پوچھنی تھی گوہر"۔۔۔ عنبر کو کچھ یاد آیا وہ گوہر کے سامنے ہو گئی

"ہاں پوچھو"۔۔۔؟؟

"آپی شنو کی شادی میں کتنے دن رہ گئے"۔۔۔؟؟ گوہر نے انگلیوں پہ گنا "بارہ دن تیرویں دن انکی بارات آئے

گی"۔۔۔ گوہر کا یہ کہتے لہجہ کمزور ہو گیا تھا چہرے پر پریشانی چھانے لگی تھی۔۔۔

"اتنے مرے ہوئے لہجے سے کیوں بتا رہی ہو شادی ہو رہی ہے اور تم ایسے بتا رہی جیسے اس دن جنگ ہو"۔۔۔

اب کی بار عنبر نے تھپڑ لگایا تھا گوہر کو



## Posted on Kitab Nagri

"اور سنو گوہر تم ہمیں شادی میں تو بلاؤ گی نامیری باقی کی چار بہنوں کو بڑا انتظار ہے شادی کا ہمارے تو کسی رشتے دار کی ہوتی نہیں۔۔۔؟؟" اسنے افسوس سے کہا گوہر مسکرا دی

"تمہیں نہیں بلاؤں گی تو آپی کو رخصت نہیں ہونے دوں گی تم آؤ گی تو وہ رخصت ہوں گی۔۔۔۔"

"ہائے میں صدقے میری پیاری دوست۔۔۔" اس نے گوہر کے گرد اپنے بازو پھلا لیے عنبر کے گلے لگاتے ہی گوہر کو ناجانے کیوں رونا سا آگیا وہ ہلکا ہلکا سسکنے لگی عنبر نے چونک کر اسے خود سے الگ کیا

"اوئے پاگل لڑکی تم روتا ہے تم تو ہمارا بہادر دوست ہے تم روتا اچھا نہیں لگتا خانم۔۔۔۔" وہ پٹھان کی اداکاری کرتے بولی گوہر ہلکا سا ہنسی "اچھا نہیں روتی۔۔۔" اس نے اپنے آنسو صاف کیئے۔۔۔

"ویسے تم رو کیوں رہی ہو کوئی بات ہوئی ہے گھر میں یا انکل سے لڑ کر آئی ہو۔۔۔؟؟" عنبر اب کی بار سنجیدہ تھی گوہر نے نفی میں سر ہلایا "نہیں بس ویسے ہی رونا آگیا۔۔۔"

"ویسے تو ہنسنا نہیں آتا رونا کیسے آگیا اور میں تمہیں اچھی طرح جانتی ہوں تم اپنے آنسو بہت خاص دکھ پہ بہاتی ہو بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔۔" عنبر نے اسکے ہاتھ پکڑ لیے

"میں نے تمہیں بتایا تھا نہ ایک لڑکا پیچھلے دو تین ہفتوں سے میرے پیچھے لگا ہوا ہے کل وہ ٹھیلے پہ آیا تھا۔۔۔" گوہر نے بتانا شروع کیا جب وہ اپنی بات مکمل کر کہ خاموش ہو گئی تو عنبر نے گہرا سانس لیا اور پھر بولی



## Posted on Kitab Nagri

"اس میں رونے والی کونسی بات ہے تم نے اچھا کیا ایسے لڑکوں کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے اور تم اس کی دھمکیوں سے پریشان مت ہونا زیادہ ننگ کرے تو بتانا مجھے میں بابا کو بتا دوں گی پھر وہ خود اسے دیکھ لیں گے اور جتنی وہ بکو اس کر رہا تھا تمہیں تو اس منہوس مارے کا منہ توڑ دینا چاہیے تھا"۔۔۔۔ گوہر ادا اس سا مسکرائی

"کاش میرا باپ بھی اس لائق ہوتا کہ میں اپنے مسئلے اس کے سامنے بیان کر پاتی تم بہت خوش قسمت ہو عنبر"۔۔۔۔ گوہر کی آواز بھرا گئی تھی

"بس اب پھر رونا مت ان باتوں کو چھوڑو چلو آخری پیریڈ لے لیتے ہیں"۔۔۔ عنبر کھڑی ہو گئی تھی اس نے گوہر کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور وہ دونوں گراؤنڈ سے چلی گئیں۔۔۔

\_\_\_\_\_&&&&&&&\_\_\_\_\_

"آپ اب آرہے ہیں صبح سے میرا بچہ بخار میں تپ رہا ہے حد ہے بھئی اپنے کاموں میں ہی مصروف رہا کریں"۔۔۔ امجد میاں کے گھر میں گھستے ہی سعد کی ممی ان پر چڑھ گئیں امجد میاں نے انگلی سے انہیں خاموش رہنے کے لیے کہا "ڈاکٹر صاحب بھی ہیں میرے ساتھ"۔۔۔ انکے کہتے ہی ڈاکٹر صاحب بھی انکے پیچھے ہی لاؤنچ میں داخل ہو گئے نسیم خاموش ہو گئیں امجد میاں ڈاکٹر کے ہمراہ سعد کے کمرے میں داخل ہو گئے ان کے پیچھے نسیم بھی کمرے میں آ گئیں سعد نے ویسے ہی چادر تان ہوئی تھی پر وہ سونپیں رہا تھا کمرے میں ہونے والی قدموں کی چاپ سے اسنے چہرے سے کبل ہٹایا سامنے امجد میاں کو دیکھ کر وہ مسکرایا۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

"جناب میرے آفس جاتے ہی بہانے شروع کر دیئے آفس سے چھٹی کرنی تھی تو بتا دیتے"۔۔۔۔۔ سعد نے بے جان سا تہقہہ لگایا خوشی میں رویا جاسکتا ہے پردھ کے ساتھ ہنسنا بہت مشکل ہو جاتا۔۔۔

"بابا آپ کو پتہ میں آفس سے چھٹی نہیں کرتا"۔۔۔ وہ نیم دراز ہو کر بیٹھ گیا

"پھر یہ طبیعت کو کیا ہوا ہے کل شام تک تو ٹھیک تھے"۔۔۔ امجد میاں سعد کے سرہانے کھڑے ہو گئے تھے ان سے کچھ فاصلے پر نسیم بھی کھڑی تھیں ڈاکٹر صاحب بیڈ پر بیڈ گئے

"بس پتہ نہیں"۔۔۔ سعد نے نظریں چرائیں امجد میاں نے سر کو خم دیا ڈاکٹر صاحب سعد کو چیک کرنے لگے  
تھے دس پندرہ منٹ انہوں نے سعد کو چیک کیا

"ویسے تو ٹھیک ہے پر ڈپریشن کی وجہ سے بیمار ہو گیا ہے تھوڑا کام کا وزن کم ہو گا تو ٹھیک ہو جائے گا یہ کچھ دوائیاں لکھ دیں ہیں میں نے انہیں استعمال کرے گا تو کل تک ٹھیک ہو جائے گا"۔۔۔ ڈاکٹر صاحب یہ کہہ کر کھڑے ہو گئے۔۔۔

"میرے بچے سے اتنا کام مت لیا کریں آپ بیمار کر دیا ہر وقت کام کام اب تم کچھ دن آفس مت جانا"۔۔۔ مُمی بولتی ہوئی سعد کے ساتھ جا کر بیٹھ گئیں اور اس کا سر سہلانے لگیں سعد خاموش رہا اس نے کسی بھی بات میں حصہ نہ لیا وہ کیا کسی کو بتائے کہ وہ محبت میں ٹھکرا دیا گیا تو بیمار ہو گیا

"ہاں بھی ہم تو کام کرتے ہی نہیں ایک انکالا ڈلا ہی ہے جو آفس میں پہاڑ توڑتا ہے"۔۔۔ امجد میاں مصنوعی خفگی سے بولے

## Posted on Kitab Nagri

"اچھا امجد صاحب مجھے اجازت"۔۔۔ ڈاکٹر صاحب نے مصافحہ کیا اور کمرے سے چلے گئے امجد میاں انہیں دروازے تک چھوڑنے انکے ہمراہ چلے گئے تھے۔۔۔

"اب آپ جائیں بیگم اپنے لاڈلے کے لیے کچھ بنالائیں پھر اس نے دوائی بھی لینی ہے"۔۔۔۔ امجد میاں نے دوبارہ کمرے میں آکر کہا

"ہاں ہاں بس جاہی رہی تھی اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا"۔۔۔ نسیم کہتی اٹھیں اور کچن میں چلی گئیں امجد میاں آکر سعد کے دائیں جانب بیٹھ گئے۔۔۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے تمہیں"۔۔۔؟؟ سعد نے چونک کر امجد میاں کو دیکھا "ک۔۔۔ کچ۔۔۔ کچھ نہیں ابھی ڈاکٹر نے بتایا تو ہے ڈپریشن کی وجہ سے"۔۔۔ انہوں نے سعد کی بات کاٹی "کس بات کا ڈپریشن کام تو آج کل آفس میں بہت کم ہے تو تم نے کس بات کی ٹینشن لے لی"۔۔۔؟؟ وہ کافی سنجیدہ لگ رہے تھے سعد کو کوئی جواب سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

"کیا بابا آپ پولیس والوں کی طرح تفتیش کرنے لگ گئے"۔۔۔۔ وہ ناراضی سے بولا

"تم بھی تو مجرموں کی طرح نظریں چرا رہے ہو تم جانتے ہو بچپن سے تمہاری شکل دیکھ کر جان جاتا ہوں کہ تم کب سچ بول رہے کب جھوٹ"۔۔۔۔

"بابا ایسی کوئی بات نہیں ہے سچ کہہ رہا ہوں"۔۔۔۔ وہ دوبارہ لیٹ گیا

## Posted on Kitab Nagri

"سہی پھر تم دو دنوں میں ٹھیک ہو جاؤ اگر ٹھیک ہونے میں تیسرا دن لگایا تو بتانا پڑے گا کہ مرض کہاں لگا ہے اور کتنا دکھ رہا ہے"۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر بیڈ سے کھڑے ہو گئے "اچھا بابا میں ابھی آرہا ہوں"۔۔۔ سعد بھی بیڈ سے کھڑا ہونے لگا "تم کہاں جا رہے ہو"۔۔۔؟؟؟ "ماہی کو لینے جا رہا ہوں انکل حیدر آباد گئے ہوئے ہیں تو اسے یونی سے لانے والا کوئی نہیں ہے"۔۔۔۔۔ سعد نے جوتے پہنتے ہوئے جواب دیا

"آرام کر لو تم میں لے آتا ہوں"۔۔۔۔۔

"نہیں بابا میں لے آؤں گا"۔۔۔۔۔ اسنے گاڑی کی چابی اٹھائی اور کمرے سے باہر نکل گیا

"کہاں جا رہے ہو سعد"۔۔۔؟؟؟ اسے لاؤنچ سے جاتا دیکھ نسیم کچن سے ہی بولیں پر سعد تب تک باہر نکل چکا تھا

نسیم کچن سے باہر آئیں

"کہاں گیا یہ"۔۔۔؟؟؟ امجد میاں کو سعد کے کمرے سے نکلتے دیکھ انہوں نے پوچھا۔۔۔

"ماہی کو لینے گیا ہے"۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر لاؤنچ میں صوفے پر بیٹھ گئے

"آپ نے جانے کیوں دیا اتنی طبیعت خراب ہے اسکی"۔۔۔ وہ جھنجھلا کر بولیں

"بیگم وہ بچہ نہیں ہے اور باہر نکلے گا تو جلدی ٹھیک ہو جائے گا"۔۔۔ امجد میاں نے ٹھنڈے لہجے سے کہا

"ہاں ایک یہ آپکی ڈاکٹری پتہ نہیں کونسی کتاب میں پڑھ لیا آپ نے کہ بیمار ہو کر باہر نکلنے سے انسان جلد ٹھیک ہو جاتا"۔۔۔ وہ خفگی سے کہتیں کچن میں چلی گئیں امجد میاں نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔۔۔

Posted on Kitab Nagri

&&&&&&&&&&&

دل اور اپنے کین میں بیٹھا کام میں مصروف تھا اسکے سامنے بیٹھی سیکٹری اسے فائلز میں سے کچھ دیکھا اور ساتھ ساتھ بیان بھی کر رہی تھی دل اور بس سر کو خم دے رہا تھا اتنے میں کین کا دروازہ کھلا اور ہادی اندر داخل ہوا دل اور سیکٹری نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا "تمہیں تمیز کب آئے گی ہادی"۔۔۔؟؟ دل اور نے اسے چھیڑا "کیوں کیا میں نے ڈسٹرب کر دیا تمہیں"۔۔۔؟؟ ہادی نے ذومعنی لہجے میں کہا وہ اندر آ کر سیکٹری کے ساتھ رکھی دوسری کرسی پہ بیٹھ گیا اور ٹانگ پہ ٹانگ رکھ لی وہ سیکٹری کو دیکھ رہا تھا سیکٹری نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور فائلز سمیٹنے لگی "بکو اس نہ کیا کر"۔۔۔ دل اور نے اسے ڈپٹا وہ سمجھ گیا تھا ہادی نے کسی نظریے سے بات کی ہے ہادی نے بلند قہقہہ لگایا اسکے قہقہے سے ہلکی سی ناگواری سیکٹری کے چہرے پہ پھیل گئی "سر میں بعد میں آتی ہوں" دل اور نے سر ہلادیا وہ فائلز اٹھا کر جانے لگی "رکو تمہارا نام کیا ہے"۔۔۔؟؟ ہادی نے اسکے عقب سے کہا سیکٹری جبراً مسکرائی "سر میرا نام نور ہے"۔۔۔

"اوہ نور نام تو بہت اچھا ہے تمہارا"۔۔ ہادی کرسی سے کھڑا ہو گیا "آج تم بہت اچھی لگ رہی ہو نور" وہ نور کے قریب آ کر بولا نور دو قدم پیچھے ہو گئی "تم جاؤ نور، ہاں ہادی تم نے کیا بات کرنی تھی مجھے سے"۔۔؟؟ دل آور کے بولتے ہی ہادی نے پلٹ کہ اسے آنکھ ماری دل آور نے اسے اشارہ سے منع کیا پر ہادی دوبارہ نور کی طرف متوجہ ہو گیا "یہ میرا نمبر ہے رکھ لو کبھی کوئی کام پڑے تو یاد کر لینا"۔۔ ہادی نے کارڈ نوری کی طرف بڑھایا نور نے اب کی بار ہادی کہ بجائے دل آور کو دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں بے بسی تھی "میرا لحاظ مت کرو جو دل میں آئے کہہ دو بعد کی فکر تم مت کرنا"۔۔ دل آور کہہ کر چیئر کی بیک سے کمرٹکا کر بیٹھ گیا ہادی ہنسا اور دل آور



## Posted on Kitab Nagri

کو دیکھا پر اسکا چہرہ سنجیدہ تھا نور خاموش رہی وہ جانے لگی تھی کہ ہادی دوبارہ بولا "نمبر تو لیتی جاؤ"۔۔۔؟ چہرے پہ وہی مکار مسکراہٹ تھی اب کی بار نور کی اور پلٹ کہ ہادی کو دیکھا "اپنی بکو اس بند رکھو میں شادی شدہ ہوں اور بہت خوش ہوں اور تم جیسے کی مدد کی ضرورت مجھے کبھی نہیں پڑے گی بے شرم"۔۔۔ نور نے ایک سانس میں ساری بات کہی چہرے پہ شدید والا غصہ تھا "سر میں جاؤں"۔۔۔؟؟ ساتھ ہی اس نے دل آور سے اجازت طلب کی "ہاں اب جاؤ"۔۔۔ دل آور نے سادے لہجے میں کہا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو نور کیبن سے باہر چلی گئی اور ہادی اپنے دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ کھڑا رہ گیا کچھ پل لگے تھے اسے خود کو ہوش میں لانے کے لیے پھر وہ کیبن سے باہر نکلنے لگا "خبردار جواب جا کر اس سے بد تمیزی کی یا بعد میں کبھی اسے پریشان کیا ورنہ تم مجھے جانتے ہو"۔۔۔ دل آور نے عقب سے کہا اور لپ ٹاپ آن کر لیا ہادی نے برہمی سے سر جھٹکا "تم نے مجھے آفس انسلٹ کروانے کے لیے بلایا تھا"۔۔۔؟؟۔۔۔ "تم نے خود اسے مجبور کر دیا تھا اب بیٹھ جاؤ تم بات کرنے آئے تھے"۔۔۔ دل آور نے اسے یاد کروایا ہادی کر سی پہ بیٹھ گیا چہرے پہ ابھی بھی غصہ تھا آج کل ہادی کے ستارے گردش میں تھے ہر لڑکی اسکی بے عزتی کر کے جارہی تھی "وہ ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی ہے اس کے شوہر کے گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے ہر مہینے اسکے علاج کے لیے بہت سی رقم خرچ ہو جاتی تھی گھر بار سب بک گیا ہے نوری کی ایک بیٹی ہے آٹھ سال کی گھر کی ساری ذمہ داری اب نور پہ ہے اس لیے وہ جاب کر رہی ہے اور تمہیں بھی اس لیے ہی منع کر رہا تھا کہ اسے پریشان مت کرو" دل آور نے لپ ٹاپ بند کر دیا تھا "مجھے اس سب سے کیا بھاڑ میں جائے"۔۔۔ اس نے ناگواری سے کہا "اب اسے دوبارہ تنگ مت کرنا"۔۔۔ دل آور نے ایک بار اور اسے کہا "یار چوہدری نہیں کرتا میرے پاس دوسرے بہت سے مسئلے ہیں اور تو کیا اتنا اچھا بن رہا ہے جانتا ہوں تجھے بھی"۔۔۔ ہادی کی بات سے دل آور کے تاثر سخت ہو گئے "تم میرے بارے میں



## Posted on Kitab Nagri

کچھ نہیں جانتے اور میں کبھی کسی لڑکی کے پیچھے نہیں جاتا چوہدری دل آور پیچھا لگنے سے بہتر قیمت لگا کر حاصل کرنے میں یقین رکھتا ہے مجھے تمہارے والے شوق نہ کبھی تھے اور نہ کبھی ہوں گے چوہدری دل آور کے لیے اسکی عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں۔۔۔ دل آور کہہ کر خاموش ہو گیا تھا "ہاں ہاں پتہ ہے تم غلط کام بہت سہی طریقے سے کرتے ہو میں تو ویسے ہی کہہ رہا تھا۔۔۔" ہادی نے فوراً اپنا لہجہ درست کیا دل آور نے اسکی بات کا کوئی جواب نہ دیا کچھ پل جب خاموش گزرے تو ہادی نے ہی بات کا آغاز کیا "چوہدری تجھ سے بات کرنی تھی۔۔۔"

"ہادی تمہید باندھنے ضرورت نہیں ہے کیا بات کرنی ہے" دل آور بیزاری سے بولا "بات یہ ہے کہ چوہدری دل آور اپنے دوستوں کے لیے کیا کر سکتا ہے۔۔۔؟؟؟ دل آور نے گردن کو تھوڑا سا ترچھا کر کہہ ہادی کو دیکھا "تم نے کیا کروانا ہے۔۔۔؟؟؟" ہادی نے نفی میں سر ہلایا "وہ میں بعد میں بتاؤں گا پہلے تم بتاؤ چوہدری کیا دوستی کے علاوہ دوستے کے لیے جگر بھی رکھتے ہو۔۔۔؟؟؟" ہادی اسے اکسارہا تھا اور یہ بات دل آور سمجھ رہا تھا "اپنے پیچھے دیکھو ہادی جو زندگی تم نے میری دوستی کے ساتھ گزاری ہے اس میں چوہدری دل آور نے تمہارا کہاں کہاں ساتھ دیا ہے۔۔۔ اسکا لہجہ سنجیدہ تھا ہادی ہنسا "چوہدری صاحب تبھی تو ہم آج تک آپ کے پیچھے ہیں آپ جیسے جان نچھاور کرنے والے دوست کہاں ملتے ہیں۔۔۔؟"

"اب بتاؤ کیا مدد چاہیے۔۔۔؟؟؟ دل آور اسے پوائنٹ پہ لانا چاہتا تھا "وہ ابھی نہیں بتاتا ابھی ایک کام میں نے کرنا ہے پھر تمہاری مدد چاہیے ہوگی بس چوہدری مکرمت جانا۔۔۔" دل آور کے ڈھیلے اعصاب تن گئے "وہ چوہدری نہیں جو زبان سے پلٹے اور وہ دل آور نہیں جو مدد کا کہہ کر امد نہ کرے چوہدری دل آور نے زبان نہیں بگڑی

Posted on Kitab Nagri

دی ہے اب پھر تو بگڑی جھک جائے گی اور تم جانتے ہو دل اور سر کٹالے گا پر بگڑی جھکنے نہیں دے گا میرے لیے میری عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں۔۔۔ وہ تمکنت سے بولا اور ہادی اسکی بات پہ مطمئن ہو گیا ایک کام تو ہو گیا اب دوسرا اور اہم کام اسنے خود کرنا تھا وہ غیر مرئی نقطے کو دیکھتے سوچنے لگا "کن خیالوں میں کھو گئے۔۔۔؟؟ دل آور نے اسکے سامنے چٹکی بجائی وہ اپنے خیالوں سے باہر آیا "نہیں کہیں نہیں تم آرہے ہونا آج شام کو"۔۔۔؟؟ ہادی نے موضوع تبدیل کیا "کہاں"۔۔۔؟؟ دل آور نے پوچھا "یار چوہدری تو بھول گیا تجھے بتایا تو تھا کہ ردا کی سالگرہ ہے اور ایک چھوٹی سی پارٹی بھی رکھی ہے جس میں اپنے کچھ پرانے یونی فیلوز بھی آرہے ہیں"۔۔۔ ہادی نے دوبارہ اسے تفصیل سے بتایا "شہزادے میں نہیں آسکتا"۔۔۔ دل آور نے ٹالنا چاہا پر ہادی ٹلنے والوں میں سے نہیں تھا "تو آئے گا یار پرانے دوستوں کے ساتھ ایک گیٹ ٹو گیدر ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ "یار مانا کر"۔۔۔ ہادی نے نفی میں سر ہلایا "شام کو وقت پہ آ جانا اور میں تیرے آفس آیا ہوں کچھ کھلائے پلائے گا نہیں"۔۔۔؟؟؟ دل آور ہنسا "میں بھول گیا تھا بتا کیا کھائے گا"۔۔۔؟؟؟ دل آور نے انٹر کام اٹھالیا "کوئی ہرن ہے تو بلا لے شکار کر کہ کھائیں گے"۔۔۔؟؟؟ ہادی نے آنکھ دبا کہ کہا دل آور ہلکا سا ہنسا "سدھر جا کمینے یہ میرا آفس ہے"۔۔۔۔۔

"تبھی تو کہہ رہا ہوں جانتا ہوں جنگل شیر کا ہے"۔۔۔ وہ بھرپور کمینگی سے گویا ہوا اور ساتھ بلند قہقہہ لگایا دل  
 آور مسکراتا ہوا انٹرکام یہ آرڈر دینے لگا۔۔۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&

## Posted on Kitab Nagri

وہ دونوں کلاس سے نکل رہی تھیں رداسلسل کچھ بول رہی تھی پر ماہی اپنے خیالوں میں کھوئی تھی آنکھیں ہلکی ہلکی سرخ ہو گئی تھیں اسکی "تم آج آنا بہت مزہ آئے گا پارٹی میں"۔۔؟؟ ردانے ماہی کو کہا پر ماہی نے کوئی جواب نہ دیا ردانے کچھ حیرت سے ماہی کو دیکھا "اوہیلو تم سے بات کر رہی ہوں کہاں گم ہو"۔۔؟؟ ردانے ماہی کے سامنے ہاتھ لہرا کہ کہا ماہی ہوش میں آئی "ہم ہاں سوری میں نے سنا نہیں"۔۔ ماہی کچھ شرمندگی سے بولی "اس کے بارے میں سوچنا چھوڑ دو چار دن روئے گا پھر خود ٹھیک ہو جائے گا کوئی کسی کا روگ لے کہ پوری زندگی نہیں بیٹھتا یہ نئی نئی چوٹ لگی ہے انکار سے اسے وقت کے ساتھ بھر جائے گی"۔۔ ردانا چڑھا کہ بولی تھی ماہی نے افسوس سے رداکو دیکھا "ردا ایسے مت کہو میں اس سے محبت نہیں کرتی تو اس کی محبت پہ شک کرنے کا بھی حق نہیں رکھتی وہ جھوٹے ہی سہی دعوے تو کر رہا محبت کے میں تو وہ بھی نہیں کر پاتی کیوں محبت کرنے والے اتنے سچے ہوتے ہیں جو ان کے سامنے جھوٹی محبت کا اظہار ہی روح کو لرزادیتا ہے"۔۔؟؟

"چھوڑو ان باتوں کو میں دوسری بات کر رہی تھی تم سے تم آج شام کو آرہی ہونا"۔۔؟؟ رداپنی بیزار ی چھپاتے بولی ماہی نے نفی میں سر ہلادیا "نہیں رداسوری میں نہیں آسکوں گی جن حالات میں اب میں ہوں ان کے ساتھ مجھے رونقیں زیب نہیں دیتیں میں نہیں آسکوں گی تمہارا گفٹ کل میں یونیورسٹی میں ہی دے دوں گی"۔۔ وہ دونوں یونی دروازے کے قریب آگئی تھیں "لو یہ کیا بات ہوئی میری پارٹی میں میری سب سے اچھی دوست ہی نہیں آئے گی یہ کیسے ہو سکتا ہے اور تمہیں پتہ ہے ہادی بھائی اپنے سارے پرانے دوستوں کو انوائٹ کر رہے ہیں ایسے تو میں اکیلی ہو جاؤں گی تم آؤ گی بس اور ویسے بھی یہ حالات تمہارے خود کے پیدا کیئے ہوئے ہیں اگر تم شروع سے ہی اس سے دور رہتی تو آج وہ تمہارے پیچھے اتنا نہ لگتا"۔۔ ماہی نے رداکو

## Posted on Kitab Nagri

دیکھا "تم بھی یہ ہی سمجھتی ہو کہ غلطی میری ہے۔؟ میں نے اس کے ساتھ برا کیا ردائیں اسے اپنا ناچاہتی ہوں پر اپنا نہیں پاتی وہ اتنا سچا ہے اپنی محبت میں کہ میں چاہ کہ بھی جھوٹ نہیں بول پاتی۔۔۔ ماہی کی آواز رندھنے لگی تھی

"اوہ ماہی میرا مطلب وہ نہیں تھا یا ایم سوری بس میں چاہتی ہوں تم خوش رہو دیکھنا سعد سمجھ جائے گا وہ اچھا لڑکا ہے تم پریشان مت ہو اور تم پارٹی میں پلیز آجانا میں ڈرائیور کو بھیج دوں گی تمہارے آنے سے مجھے خوشی ہوگی اور جب ماحول بدلے گا تو کچھ پل کے لیے تم بھی اس پریشانی سے باہر نکل جاؤ گی" ردائیں اسکا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگی اسکے لہجے میں ہمدردی تھی اور ماہی کو اس وقت ہمدردی کی ہی ضرورت تھی جو اسے ردا کے علاوہ کسی سے نہیں ملے گی انہوں نے یونی کا گیٹ عبور کیا تو ماہی کی نظر سڑک کے پار کھڑی سعد کی گاڑی پہ پڑی اسکے قدم بو جھل ہو گئے "کیا ہوا۔۔۔؟؟؟" ماہی کی سستی کو محسوس کرتی ردائیں بولی "سعد۔۔۔ ماہی نے گاڑی کی طرف اشارہ کیا ردا نے سامنے دیکھا تو جھنجھلا گئی "ہائے میرے مالک کتنا چپکو ہے یہ لڑکا تم اب پلیز اسکے ساتھ پھر گاڑی میں مت بیٹھ جانا تم نے پیار سے سمجھا کہ دیکھ لیا اب تھوڑے غصے سے بات کرو الفاظ کا استعمال مت کرو تیر چلاؤ۔۔۔"

"تم کیا چاہتی ہو میں اسے مار دوں۔۔۔؟؟؟" ماہی دکھ اور غصے کی ملی جلی حالت میں بولی اسے ردا کی بات بری لگی تھی "نہیں ماہی مارو مت اسے بدگمان کر دو خود سے پتھر برسائیں سکتی تو پتھر بن جاؤ پھر دیکھنا وہ خود تم سے دور ہو جائے گا اچھا میں جارہی ہوں ڈرائیور آگیا مجھے لینے اور شام کو تم تیار رہنا" ردائیں کو ایک نیا سبق پڑھا گئی تھی ماہی سعد کی گاڑی کو دیکھنے لگی اب ایک اور پہاڑ اس کے سامنے آکھڑا ہوا تھا جسے اس نے سر کرنا تھا وہ سعد کی گاڑی کو نظر انداز کر کہ سڑک پہ چلنے لگی سعد نے اسے جاتے دیکھ لیا تھا اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور ماہی کے پیچھے لگائی

## Posted on Kitab Nagri

ماہی کو محسوس ہو گیا تھا کہ گاڑی اسکے پیچھے ہے اسنے اپنی رفتار بڑھالی سعد نے ہارن دیا پر ماہی رکی نہیں سعد نے گاڑی تیز کی اور ماہی کے سامنے لا کہ روک دی ماہی کو مجبوراً رکنپاڑا سعد گاڑی سے نکالا "میں کب سے تمہارے پیچھے ہارن کر رہا ہوں مجھے نظر انداز کر رہی ہو"۔۔۔؟؟ وہ گاڑی کا دروازہ بند کر کے اسکی طرف بڑھا ماہی دوسرے رستے سے جانے لگی پر سعد نے بڑھ کہ اسکا ہاتھ پکڑ لیا سعد کا ہاتھ ابھی بھی بخار سے تپ رہا تھا اور یہ تپش ماہی محسوس کر گئی تھی اس نے کرب سے آنکھیں بند کی تھیں "محبت تو کرتی نہیں اب نظر انداز تو مت کرو بہت اذیت ہوتی ہے"۔۔۔ وہ معصومیت سے بولا ماہی کی آنکھیں بھیگ گئیں "سعد میرا ہاتھ چھوڑ دو"۔۔۔ ماہی نے اپنے کمزور پڑتے وجود کو دوبارہ مضبوط کر کے کہا "تم نے کہا تھا یہ حق مجھے ہمیشہ رہے گا"۔۔۔ وہ ماہی کی پشت دیکھتے ہوئے بولا ہاتھ ابھی بھی اتنی ہی مضبوطی سے پکڑ ہوا تھا "ہاں کہا تھا میں نے پر ایک کزن کی حیثیت سے عاشق کی حیثیت سے مجھے یہ قبول نہیں میرا ہاتھ چھوڑ دو"۔۔۔ ماہی کا چہرہ دوسری جانب ہی تھا سعد ادا سی سے مسکرایا اور ہاتھ چھوڑ دیا "تم عشق میں مجھے بے اختیار کر کے اب اپنا اختیار دینے سے منع کر رہی ہو کیا یہ میرے ساتھ زیادتی نہیں ہے"۔۔۔؟؟

"سعد پلیز تم سمجھ کیوں نہیں رہے ہمارا کچھ نہیں ہو سکتا"۔۔۔ سعد نے فوراً اسکی بات کاٹی "ہمارا نہیں ماہی تمہارا مجھے تم سے عشق کب کا ہو گیا ہے بس تمہیں ہونا باقی ہے"۔۔۔ اسنے پلکیں جھپکا کہ آنکھوں میں جمع ہوتا پانی باہر نکالا اور بولی

"سعد پلیز چلے جاؤ تم کیوں ہم دونوں کو اذیت دے رہے ہو"۔۔۔؟؟ اس نے منت کی چہرہ دوسری جانب ہی رکھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ سعد اسکے یہ آنسو دیکھے جو ہمدردی میں نکل رہے تھے اسکی محبت میں نہیں سعد نے



## Posted on Kitab Nagri

نفی میں سر ہلایا "نہیں ماہی یک طرفہ عشق میں درد بھی ایک طرف ہی ہوتا دوسری طرف عشق کا اثر نہیں ہوتا تو درد کیسے ہو گا یہ درد بس میری قسمت میں لکھا ہے تم بچ گئی ہو"۔۔۔ ماہی نے بے بسی سے اپنی مٹھیاں بند کیں "سعد تم چلے جاؤ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور پلیراب دوبارہ محبت نامہ لے کر مت آنا میں اس پہ اپنا نام نہیں لکھ سکوں گی ہاتھ کانپتے ہیں جب بھی لکھنے کا سوچتی ہوں"۔۔۔ ماہی کی بات سعد کو پتھر کی طرح لگی یا اس وقت اسے ماہی ہی پتھر کی لگی جس سے وہ سر ٹکرا رہا تھا "میری طرف دیکھ کر انکار کر دو"۔۔۔ اس نے ہمت جمع کر کہ یہ بات کہی تھی۔۔۔

"تو پھر کیا کبھی نہیں آؤ گے"۔۔۔؟؟ ماہی نے فوراً پوچھا سعد کو اتنی جلدی جواب کی امید نہیں تھی پر آج کل اسکی امید کے مطابق ہو ہی کیا رہا تھا جو یہ ہو جاتا "ہاں بس شرط یہ ہے بولتے وقت میری آنکھوں میں دیکھتی رہنا اور آنسوؤں کو کہنا کچھ دیر تھم جائیں ورنہ میرے قدم تھمنا مشکل ہو جائیں گے"۔۔۔۔۔ سعد کہہ کر خاموش ہو گیا

"ٹھیک ہے سعد"۔۔۔ ماہی نے اپنی آنکھیں صاف کیں اور پلٹ کہ سعد کو دیکھا وہ ہاتھ باندھ کہ کھڑا تھا ماہی قدم قدم چلتی سعد کے مقابل آ کر رک گئی کچھ دیر وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی یا شاید وہ ہمت جمع کر رہی تھی "بولو ماہی" یہ کہتے سعد کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا اب فیصلے کی گھڑی تھی انجامِ عشق کا وقت تھا "میں تم سے محبت نہیں کرتی اور نہ کبھی کر پاؤں گی مہربانی کرو مجھے پہ اور اپنے قدم روک لو"۔۔۔ ماہی نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہ کہا سعد پر ایک قیامت ٹوٹی تھی اس وقت اندر اچانک کچھ کانچھ ٹوٹ کہ بکھر گیا تھا جو اسکو اندر سے کاٹ رہا تھا اس نے ماہی کی آنکھوں کو غور سے دیکھا بہت گہرائی سے دیکھا اور ماہی کو دھکا سا دیا



## Posted on Kitab Nagri

"تم جھوٹ بولتی تھیں کہ تم کسی کو نہیں چاہتی اپنی آنکھوں کو دیکھو ماہی کتنی بدلی ہوئی ہیں اور کسی کی محبت ٹھکرانے کی ہمت صرف محبت کرنے کے بعد ہی آتی ہے تم کہتی تھیں نہ کہ تمہارا دل پہ اختیار نہیں ہے، تمہارا دل پہ اختیار اس لیے نہیں ہے کیونکہ تم یہ اختیار کسی کو دے چکی ہو میں جا رہا ہوں تم نے بہت غلط کیا ہے میرے ساتھ تم بے وفا ہو تم جھوٹی ہو اور اب کوشش کرو گامر جاؤں پر تمہارے سامنے نہ آؤں اور یہ مت سمجھنا میں خودکشی کروں گا نہیں میں ایسا کچھ نہیں کروں گا میں عشق کی موت مرنا چاہتا ہوں جو پل پل آتی ہے پل پل مارتی ہے" سعد کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں وہ اپنے آنسوؤں سے صاف کرتا پلٹ کر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا ماہی اسکی گاڑی کے گزر کی دھول میں اپنا وجود سنبھال کر کھڑی تھی سعد کیا کہہ گیا تھا اسکی آنکھوں میں کوئی بسا ہوا ہے جس کا ماہی کو علم نہیں تو دل اس لیے کسی نئے اختیار سے ڈرتا تھا کیونکہ یہ پہلے ہی کسی اور کو اپنے اختیار دے چکا تھا پر کسے۔۔؟ ماہی نے تو آج تک سعد کو ہی دیکھا تھا اگر اسے سعد سے محبت نہیں ہوئی تھی تو وہ کون تھا جو دل پہ یوں چپکے اسے قبضہ کر کے چلا گیا تھا۔؟ ماہی پل بھر میں الجھ کر رہ گئی

Kitob Noor

تھی۔۔۔

&&&&&&&&&&&&&&&

"گوہر رکو"۔۔۔؟ زویا باجی نے گوہر کچھ سے آواز دے کہ روکا زویا باجی وہ تھیں جن کی چار سال کی بیٹی کو گوہر ٹیوشن پڑھاتی تھی گوہر رک کہ کچن کی طرف دیکھنے لگی زویا باجی کچن سے نکل کہ گوہر کے پاس آئیں "وہ میں یہ کہہ رہی تھی کہ ہم ایک مہنے کے لیے کراچی میری ساس کی طرف جا رہے ہیں جب آئیں گے تو میں تمہیں کال کر دوں گی تم پھر تب سے آ جانا اور ویسے بھی تمیاری بھی بہن کی شادی ہے سو کام ہوں گے تمہیں بھی گھر

## Posted on Kitab Nagri

اس لیے تم بھی کچھ ریلکس کر لو گی میں نے تمہاری فیس تمہارے بیگ میں رکھ دی ہے تمہیں دینے آئی تھی پر تم پڑھانے میں اتنی مصروف تھیں کہ میں نے تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔۔۔ شو یا باجی مسکرا کہ بولیں "یہ کیا بات ہوئی باجی آپ نہیں آئیں گی آپ کی شادی پر"۔۔۔۔۔؟؟؟ گوہر نے افسوس سے پوچھا "سوری بس اچانک جانا پڑ گیا پر ہم ہماری مس کی شادی میں ضرور آئیں گے"۔۔۔۔۔ زویا باجی نے شرارت سے کہا گوہر اور انکی اچھی بنتی تھی گوہر ہلکا سا مسکرائی "آپ آتیں تو بہت اچھا لگتا"۔۔۔۔۔ گوہر ادا اس سی ہو گئی تھی "بس میں کیا کروں میرا خود بہت دل کر رہا تھا شادی میں آنے کے لیے پر اب جانا پڑ رہا ہے پر میری دعائیں تمہاری آپ کی ساتھ ہیں اللہ نصیب اچھے کرے"۔۔۔۔۔ گوہر نے آمین کہا اور الوداع کلمات کہے اور صوفے سے اپنا بیگ کا ندھے پہ لٹکا کہ گھر سے نکل گئی وہ جلدی چل رہی تھی اسکا گھر باجی زویا کہ گھر سے کچھ دور ہی تھا آج اسنے باقی کہ گھروں میں پڑھانے کا فیصلہ ترک کیا وہ آج شنو کا کچھ سامان خریدنے کا سوچ رہی تھی گڑیا کہ کپڑے اور اماں کا جوڑا وغیرہ ابھی سب ہی رہتا تھا اس لیے وہ آج سیدھا گھر چلی گئی گوہر اپنی گلی میں پہنچی تو کچھ آدمی اسکے گھر سے نکل رہے تھے محلہ کے لڑکے جن کو وہ جانتی تھی اور کچھ دوسرے لڑکے اور آدمی تھے محلے کی چند عورتیں بھی دروازے میں کھڑی تھیں گوہر اتنے لوگوں کو نکلتا دیکھ دھک سی رہ گئی پھر اسے اماں کا خیال آیارات کو انکے سینے میں درد ہو رہا تھا یہ خیال ذہن میں آتے ہی گوہر کا رنگ فق ہو گیا وہ گھر کی طرف بھاگی گھر کے دروازے سے لوگوں دھکیلتے وہ اندر داخل ہوئی تو شنو اسکے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

جارہی ہے۔۔۔۔۔

پڑھ کر رائے ضرور دیا کریں انتظار رہتا ہے خوش رہیں آپ سب۔۔۔

## Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Digest](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

[whatsapp \\_ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے

سے گریز کیا جائے۔